بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۳ | ۱۴ ماہ احسان ۱۳۲۴ ہش | ۳ رجب ۱۳۶۴ھ | ۱۴ جون ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۳۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے آٹھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت گزشتہ شب سے بخار اور درد نقرس کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج ۶ بجے شام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلباء نے مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون کے اعزاز میں پارٹی دی۔ ناشتہ کے بعد جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر نے سکول کی طرف سے مکرم مولوی صاحب کا خیر مقدم کیا۔ مولوی صاحب موصوف نے شکریہ ادا کرتے ہوئے ان مشکلات کا ذکر کیا۔ جو اس علاقہ میں تبلیغ احمدیت کے راستہ میں پیش آتی ہیں۔ اور طلباء کو خدمت اسلام کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک کی۔ آخر میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مختصر تقریر فرمائی۔ اور جلسہ دعا پر ختم کیا گیا۔

خطبہ جمعہ

خاص طور پر دعائیں کریں کہ ایک اور جنگ شروع ہونے سے قبل ہمیں تراجم قرآن شائع کرنے اور مبلغ بھیجنے کے لئے وقفہ مل جائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ ماہ احسان ۱۳۲۴ ہش مطابق ۸ جون ۱۹۴۵ء

بمقام بیت الفضل ڈلہوزی

مرتبہ:۔ مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے جماعت کو بارہا اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنگ کے بعد جہاں مذہبی جنگ شروع ہونے والی ہے۔ وہاں ہمارے لئے

اسلام کی تبلیغ اور احمدیت کی ترقی

کے راستے بھی کھلنے والے ہیں۔ اور یہ بھی بتایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس جنگ کے بعد

ایک اور جنگ

آنے والی ہے۔ میرا خیال تھا۔ کہ موجودہ جنگ اور آئندہ آنے والی جنگ میں کچھ وقفہ ہوگا۔ لیکن حالات اتنی سرعت سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ کہ تیسری جنگ کے خطرہ کے آثار ابھی سے نظر آ رہے ہیں۔

ہمیں موجودہ جنگ کے ختم ہونے کی خوشی تبھی ہو سکتی تھی۔ جب اس جنگ اور آئندہ آنے والی جنگ میں اتنا وقفہ ہوتا۔ کہ ہم اپنے تبلیغی پروگرام کو مکمل کر سکتے۔ اگر کچھ وقفہ ہمیں میسر آ جاتا۔ تو ہمیں امید تھی۔ کہ ہم

مختلف ممالک میں

اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے مراکز قائم کر لیتے۔ لیکن آنے والے خطرات سے مزید مشکلات پیدا ہوتی نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ یہ حالات جو خراب نظر آ رہے ہیں عارضی ہیں یا مستقل طور پر لمبے عرصہ تک چلے جائیں گے۔ بہرحال ان حالات کا جلدی سدھرنا بہت مشکل نظر آتا ہے۔ مجھے خدشہ ہے۔ کہ اگر اس جنگ کے خاتمہ اور اگلی جنگ کے ابتدا میں لمبا فاصلہ نہ ہوا۔ تو ہم اپنی تبلیغی سکیموں میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

ہماری تبلیغی سکیمیں

اس وقت تک بارآور نہیں ہو سکتیں۔ جب تک ان مشکلات کا خاتمہ نہ ہو جائے۔ جو اس وقت نظر آ رہی ہیں۔ ابھی تک مختلف ممالک کے راستے نہیں کھلے۔ گو ہمارے مبلغین تیار ہیں۔ اور بعض کے پاسپورٹ بھی بن چکے ہیں۔ لیکن سفر کے لئے پریڈیٹی سرٹیفکیٹ Passage Priority. منظور نہیں ہوئے اور بعض کے ابھی تک پاسپورٹ بھی تیار نہیں ہوئے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جب تک پاسپورٹ نہیں ملیں گے۔ ہمارے مبلغ مختلف ممالک میں تبلیغ کے لئے نہیں جا سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ حالات کب سازگار ہوں گے اور یہ دشواریاں کب دور ہوں گی۔ بہرحال ہماری طرف سے انشاء اللہ

پہلا تبلیغی جتھہ

تیار ہے۔ اور اگر پاسپورٹ اور اجازت سفر مل جائے۔ تو مبلغین جانے کو بالکل تیار بیٹھے ہیں۔ اپنے کام کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے لئے ضروری تھا۔ کہ ہم تبلیغ کے لئے پوری طرح تیاری کرتے۔ اور مبلغین کو بھی تیار کر لیتے۔ چنانچہ جہاں تک ہماری کوششوں کا سوال تھا۔ ہم نے اس کے لئے پوری جدوجہد کی۔ اس وقت مغربی ممالک میں سے آٹھ ملک ہمارے مدنظر ہیں۔ جہاں ہم اپنے مبلغین بھیجنے والے ہیں۔ یعنی انگلستان شمالی امریکہ۔ جنوبی امریکہ۔ فرانس۔ ہسپانیہ۔ جرمنی۔ ہالینڈ اور اٹلی۔ مغربی ممالک میں سے فی الحال انہی ممالک میں مبلغ بھیجنے کا ارادہ ہے۔

مشرقی ممالک میں سے

ایران۔ شام۔ فلسطین۔ مصر اور افریقہ کے مختلف ممالک ہیں۔ جہاں ہم نے مبلغ بھجوانے ہیں۔ ہماری طاقتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بہت بڑی سکیم ہے۔ ایک ہی وقت میں بیس پچیس ممالک میں

پچاس ساٹھ مشنریوں کا بھیجنا آسان کام نہیں

ان کو بیرون ہند بھیجنے کے لئے بہت سے اخراجات درکار ہوں گے۔ اگر باقی سب اخراجات کو چھوڑ دیا جائے۔ اور صرف کرایہ کا اندازہ لگایا جائے۔ جو ان مبلغوں کے جانے اور واپس آنے اور آنے جانے کی تیاری پر خرچ ہوگا۔ تو یہ

تقریباً تین لاکھ روپیہ

بن جاتا ہے۔ اگر ان مبلغوں کے جانے اور واپس آنے میں چار سال لگ جائیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہمیں ہر سال پچھتر ہزار روپیہ خرچ کرنا پڑے گا۔ تبلیغ اور لٹریچر کی اشاعت کے اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں مخلصین جماعت نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں

اپنی طاقت سے بڑھ کر قربانیاں

پیش کی ہیں۔ اس لحاظ سے جو چیز ہماری طاقت میں تھی۔ اس کے لئے ہم نے پوری طرح تیاری کر لی ہے۔ مگر جو چیز ہماری طاقت سے باہر ہے۔

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

اس کے لئے ہم مجبور ہیں۔ حکومتیں ہماری طاقت سے باہر ہیں۔ غیر ممالک میں داخلے کی اجازت ہمارے اختیار میں نہیں۔ بلکہ اُن حکومتوں کے اختیار میں ہے۔ جن سے ہماری روحانی جنگ جاری ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ

ہمارے راستے میں مشکلات

پیش آئیں۔ اب جنگ کے خاتمہ کے ساتھ مزید سیاسی پیچیدگیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ ادہر جنگ یورپ کا خاتمہ ہوا۔ ادہر سیاسی حالات خراب ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل ہم نے متواتر پانچ چھ سال غیر ممالک کے راستوں کے کھلنے کا انتظار کیا۔ لیکن اب دوبارہ ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں جن کی وجہ سے

تبلیغ میں رکاوٹیں

ہوتی نظر آتی ہیں۔ ہمارے دلوں کی حالت بالکل ویسی ہی ہے۔ جیسے کسی شاعر نے کہا ہے۔ ؎

قسمت تو دیکھئے کہ کہاں ٹوٹی ہے کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

پانچ چھ سال کا لمبا عرصہ ہم نے انتظار کرتے کرتے گزار دیا۔ اور اس عرصہ میں اللہ تعالٰے کے فضل و احسان سے ہم نے

ایک مضبوط تبلیغی فنڈ

قائم کر لیا۔ اس فنڈ کو قائم کرنے کے لئے جماعت نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کیں۔ انتظار کے یہ سال ہمارے لئے نہایت تلخ اور تکلیف دہ سال تھے۔ لیکن اگر پھر سیاسی پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ مزید پانچ چھ سال تک ہمیں اپنی تبلیغی سکیموں کو جاری کرنے کے لئے انتظار کرنا پڑے گا۔ جہاں جماعت کے سامنے یہ مشکلات اور خطرات ہیں۔ وہاں

اللہ تعالٰی کا منشا

یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت کو مزید قربانیوں کی طرف بلائے۔ ہماری مشکلات کی زیادتی کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ہمارا جتھہ کم ہے۔ دنیا آج جتھہ کو دیکھتی اور اس سے مرعوب ہوتی ہے۔ اگر ہمارے مبلغین کے پاسپورٹوں کا سوال ہو تو گورنمنٹ کہہ دیتی ہے۔ ابھی راستے نہیں کھلے بہت

مشکلات ہیں۔ لیکن

پادری ساری دنیا میں تبلیغ کر رہے ہیں

گورنمنٹ کے انتظام کے ماتحت اُن کو دوران جنگ میں بھی اٹلی، روس، فرانس، سپین، چین، آسٹریلیا اور دوسرے ملکوں میں بھیجا گیا۔ اور ان کے لئے پاسپورٹ مہیا کئے گئے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کیا جاپان والے دوسرے جہازوں پر تو گولہ باری کرتے ہیں اور اُن جہازوں پر گولہ باری نہیں کرتے جن میں پادری سفر کر رہے ہوں۔ پس اصل بات یہ نہیں۔ کہ جنگ کی وجہ سے ہمیں تو مشکلات پیش آتی ہیں۔ لیکن

پادریوں کو مشکلات پیش نہیں آتیں

بلکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ پادریوں کا ایک ایسی قوم کے ساتھ تعلق ہے۔ جو اپنی طاقت اور حکومت کی وجہ سے اُن کو راجوں مہاراجوں کی طرح لئے پھرتی ہے۔ چونکہ ہماری جماعت سیاسی لحاظ سے اُن کی نظر میں کچھ وقعت نہیں رکھتی۔ اس لئے

ہمارے مبلغین کی ضروریات

کو اتنی بھی وقعت نہیں دی جاتی۔ جتنی ان گورنمنٹوں کے چپڑاسیوں کو وقعت دی جاتی اور اُن کے لئے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ ان مشکلات کو دیکھ کر ہمیں اپنی کوششوں اور قربانیوں کو پہلے سے بہت زیادہ بڑھا دینا چاہیئے۔ کیونکہ ان مشکلات کا ایک حصہ

ہماری کمزوریوں کی وجہ سے

ہے۔ جہاں اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس قسم کے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے ہمارا کام بڑھ رہا ہے [illegible] یہ کمزوری کہ سیاسی لحاظ سے ہماری جمعیت اور جتھہ کم ہے۔ ہماری مشکلات کو اور بھی بڑھا دیتی ہے۔ اگر ہماری جماعت بیس ۲۰ پچیس گنا زیادہ ہو جاتے۔ تو جس قسم کی تنظیم ہماری جماعت کی ہے۔ اور جس قسم کی قربانیاں ہماری جماعت کرتی ہے اُن کے لحاظ سے اس قسم کی مشکلات آپ ہی آپ دور ہو جائیں۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے

ہماری جماعت ایسی قربانیاں کرتی ہے۔ کہ دوسری قومیں اس رنگ میں قربانیاں نہیں کر سکتیں۔ اور درحقیقت قوم کی عزت

اس کی قربانیوں کی وجہ سے اس کی تعداد سے کئی گنے زیادہ ہو جاتی ہے۔ پس ایک طرف میں جماعت کے افراد کو مزید قربانیوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور دوسری طرف یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ دوستوں کو

دعاؤں پر خاص طور سے زور

دینا چاہیئے۔ تا اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمیں اتنا وقفہ مل جائے۔ کہ ہم

قرآن مجید کے تراجم

شائع کر سکیں۔ اور بیرونی ممالک میں اپنے مبلغین بھیج سکیں۔ اس کے بعد اگر جنگ شروع بھی ہو جائے تو ہمارے مبلغین اپنی اپنی جگہوں پر جہاں بھی وہ ہونگے تبلیغی کام کرتے رہیں گے۔ اور

ہماری روحانی جنگ

جاری رہے گی۔ اور ہم مطمئن ہونگے۔ کہ ہمارا روحانی گولہ بارود اُن کے پاس موجود ہے۔ اگر ہمیں اپنے مبلغین کو باہر بھیجنے کے لئے وقفہ نہ ملا۔ تو یہ بات ہم سب کو خصوصیت کے ساتھ غمگین کرنے

والی ہوگی۔ اگر حالات سازگار نہ ہوتے۔ اور پیشتر اس کے ہمارے مبلغین غیر ممالک میں پہنچ جائیں۔ جنگ شروع ہو گئی تو ہم میں سے کئی ایسے ہیں جن کی

طاقت صبر جواب دیجائیگی

کیونکہ بعض ہم میں سے ایسے ہیں۔ جو دنیوی لحاظ سے کام کرنے کی عمر سے نکل چکے ہونگے۔ اور ان کے لئے یہ بات نہایت تلخ اور تکلیف دہ ہوگی۔ کہ وہ اس کامیابی کی سکیم کا نتیجہ باوجود تیاری میں پورا حصہ لینے کے نہ دیکھ سکے۔

پس

حالات سخت نازک ہیں

زمانہ انتہائی سرعت کے ساتھ بدل رہا ہے دوست دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالٰی کا فضل جلد از جلد نازل ہو۔ کیونکہ اس کے فضل کا دیر سے آنا ہمارے لئے مہلک اور خطرناک ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم کو ہماری کوششوں اور قربانیوں کے رائگان جانے سے بچائے اور ہماری حقیر کوششوں کو اعلےٰ نتائج پیدا کرنے کا موجب بنائے۔ اللھم آمین

نگاہِ پاک میں

میں نے اڑتے ہوئے آہوں سے شرر دیکھے ہیں
میں نے ڈھلتے ہوئے آنکھوں سے گہر دیکھے ہیں

میں نے دیکھی ہے زبوں خانۂ پیری کی فضا
میں نے دریائے جوانی کے بھنور دیکھے ہیں

میں نے محبوس رہا دیکھی ہے لیلائے حیات
میں نے زندانِ تملق میں بشر دیکھے ہیں

میں نے ابھرا ہوا دیکھا ہے صدق کا نشاں
میں نے گہنائے ہوئے شمس و قمر دیکھے ہیں

میں نے بہکا ہوا دیکھا ہے خرد مندوں کو
میں نے بھٹکے ہوئے اربابِ نظر دیکھے ہیں

میں نے گرمایا ہوا دیکھا ہے قوموں کا لہو
میں نے برمائے ہوئے قلب و جگر دیکھے ہیں

میں نے دیکھا ہے پرستاری یزداں کا فروغ
میں نے محکومیٔ شیطاں کے ثمر دیکھے ہیں

کاش اے کاش شب غم کی سحر بھی دیکھوں
اپنی معصوم دعاؤں کا اثر بھی دیکھوں

رشید احمد حبیبی

امن عالم

مصلح موعود اور نصرت جہاں

انسانی کوششیں جو خالی اپنے علم اور ہنر پر بھروسہ کا نتیجہ ہوں۔ دنیا کو کسی پائیدار طریق پر فائدہ نہیں پہنچا سکتیں کیونکہ تمام قوتوں اور صلاحیتوں کا حقیقی مرکز اور منبع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور انسان اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوتوں اور صلاحیتوں سے اسی رنگ میں فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ جس رنگ میں اللہ تعالیٰ کا منشا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جب دنیا کی گری ہوئی حالت کسی ایسے آسمانی وجود کی ضرورت کا اعلان کر رہی ہوتی ہے۔ اس وقت بڑی سے بڑی طاقتیں اور اعلیٰ سے اعلیٰ دماغ بھی دنیا میں حقیقی امن قائم نہیں رکھ سکتے۔ اور باوجود ہر قسم کے دنیوی اسباب کی موجودگی کے ان کی ناکام کوششیں اس امر کی کھلی دلیل ہوتی ہیں۔ کہ دنیا کا موجودہ دستور بگڑ چکا ہے۔ اور وہ راستہ جس کی طرف دنیا کو ایک الٰہی جماعت بلا رہی ہوتی ہے۔ یقیناً وہی منزل مقصود پر پہنچانے والا ہوتا ہے۔

جدید سائنسی دماغ اور بڑھتا ہوا علمی رجحان باوجود اپنی وسعتوں اور تمام ہنرمندیوں کے سلطنت دنیا کے قیام میں جس بھیانک اور عبرت انگیز طریق پر ناکام ہوا ہے۔ اس کا ثبوت تہذیب اور تمدن، علم اور ہنر، کشش اور جاذبیت کا گھر کہلانے والا یورپ دے رہا ہے۔ جو اب تباہ شدہ عمارتوں اور سسکتے ہوئے انسانوں کا مسکن ہے۔ اور ہم پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آئندہ بھی اگر دنیا الٰہی آواز کو پس پشت ڈال دیگی۔ اور اپنی عقل اور اپنی قوت کے بل بوتے پر دنیا میں متوازن فضا کے قیام کی صورت نکالنا چاہیگی۔ تو اس کا نتیجہ بھی اس سے بہت زیادہ عبرتناک ہوگا۔

آج سے چالیس سال قبل قادیان کے قصبہ میں موجودہ دور کے ہادی اور راہنما حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے خاص الہام کے ماتحت "نظام وصیت" کی بنیاد رکھی۔ تاکہ جماعت احمدیہ کے افراد اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے طالب ہو کر اپنی خوشی سے دین کے لئے جائدادوں اور آمدنیوں کے معین حصہ کو مستقل طور پر وقف کریں حضور ان اموال کے مصرف کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:-

"ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے۔ جس کی تفصیل کرنا اب قبل از وقت ہے۔ وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہونگے۔ ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا۔ جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں"۔ (الوصیت)

خدا تعالیٰ کے مامور اور رسول کا یہ ارشاد ہر ملک اور ہر زمانہ میں قائم رہیگا۔ اور نسلاً بعد نسل ہر مخلص احمدی اپنے اموال کا ایک حصہ اپنے قابل امداد اور وجوہ معاش سے عاری بھائیوں کی امداد کے لئے برضا و رغبت پیش کرتا رہے گا۔

ظاہر ہے کہ لوگوں کی مالی حالت کو متوازن بنانے کے لئے یہ نہایت موزون طریق ہے۔ جس کا جواب موجودہ زمانہ کی کوئی اقتصادی تحریک پیش نہیں کر سکتی۔ اشتراکیت کے متعلق بتایا جاتا ہے۔ کہ وہ امیر و غریب کے امتیاز کو دور کرنے والی ہے۔ لیکن اس کی بنیاد جبر اور استبداد پر رکھی گئی ہے۔ متمول طبقہ سے زبردستی ان کے سب اموال چھین لینا یقیناً ان کے انفرادی اور عائلی زندگی پر شدید ظلم ہے۔ اس کے علاوہ اس میں اور بھی بہت سے خطرناک نقائص ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر اس نظام میں مذہب اور اخلاق کو کوئی درجہ حاصل نہیں۔

وصیت کا نظام ذیل کی چار عظیم الشان خصوصیات اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو کسی زمانہ کسی اقتصادی نظام میں نہیں پائی جاتیں۔ اور ایک عالمگیر امن اور عافیت کا حصار قائم کرنے کے لئے جن کا وجود از بس ضروری ہے:-

(۱) چونکہ بلحاظ ملک و قوم ہر احمدی کو ہمارے پیارے مطاع کی طرف سے یہ پُرزور تحریک کی گئی ہے۔ کہ وہ نظام وصیت کے ماتحت اپنی جائداد اور آمدنی کا کم سے کم دسواں اور زیادہ سے زیادہ تیسرا حصہ وقف کرے جس کے نتیجہ میں ایک بہت بڑی جائداد غرباء اور قابل امداد لوگوں کی حالت کو سدھارنے کے لئے پیدا ہو سکتی ہے۔ اور اس کے مصرف کو بھی تمام دنیا پر پھیلا دیا گیا ہے۔ اس لئے یہ نظام دنیا کے سب انسانوں کی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے۔

(۲) نظام وصیت جائداد یا آمدنی کے ایک معین حصہ کا مطالبہ کرتا ہے اور اس کی تعیین کو ہر احمدی کے اخلاص پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ باقی جائداد یا آمدنی کو ہر شخص اپنی مرضی کے ساتھ اپنی انفرادی اور عائلی ضروریات پر خرچ کر سکتا ہے۔ اور اس طرح لوگوں کے انفرادی اور تمدنی زندگی کے جذبات کو کچلا نہیں گیا۔ بلکہ انہیں ابھرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔

(۳) دولتمند طبقہ کو طوعی رنگ میں مفلس اور تنگدست لوگوں کے معیار زندگی کو بلند بنانے کے لئے تحریک کی گئی ہے

(۴) نظام وصیت ملکی یا قومی نہیں۔ بلکہ تمام دنیا پر حاوی اور بین الاقوامی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کے اموال کو بعض ایسے امور کے لئے بھی قرار دیا ہے۔ جن کے اظہار کی ضرورت حضور کے بعد پیش آنے والی تھی۔ اور وہ وقت یقیناً یہی ہے۔ جبکہ دنیا میں بہت سی سیاسی اور اقتصادی تحاریک پائی جاتی ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی حقیقی امن کا باعث نہیں ہو سکتی۔ آج اس امر کی ضرورت تھی۔ کہ وصیت کی عظیم الشان اہمیتوں کو بے نقاب کیا جائے۔ اور اس نظام کو ایک بین الاقوامی ذریعہ امن کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا جائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس جگہ نظام وصیت کا ذکر فرمایا ہے۔ اس سے پہلے ایک دائمی سلسلہ خلافت کی بشارت بھی دی ہے۔ جو حضور کے بعد حضور کے مقاصد کو قائم رکھیگا۔ اور ایک دوسری جگہ اپنی اولاد کو اپنے بعد ان نوروں کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے والا قرار دیا ہے۔ جن کی تخم ریزی حضور کے ہاتھوں ہوئی۔ چنانچہ حضور اپنے دوسرے نکاح کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ کہ میری نسل میں سے ایک بہت بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کریگا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا۔ کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے۔ اور یہ عجیب بات ہے۔ کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی۔ اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔" (تریاق القلوب)

ان سطور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کو بالخصوص اور آئندہ خاندان کو بالعموم تمام جہان کی نصرت کا باعث اور انوار احمدیت کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے والا قرار دیا ہے۔

وصیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا کے موجودہ دکھوں اور دردوں کا واحد علاج ہے۔ جس کی بنیاد ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی۔ وصیت ایک نور ہے۔ وصیت تمام جہان کی نصرت کا ایک روشن مظاہرہ ہے۔ جس کی چھپی ہوئی اہمیتوں کو المصلح الموعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت کی بعض اہم مصلحتوں کا اظہار آئندہ پر چھوڑا تھا۔ اور یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ حضور کے بعد سلسلہ خلافت اور حضور کی اولاد اور آئندہ خاندان کے ذریعہ حضور کے مقاصد کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائیگا۔ پس آج حضور کے خلیفہ ثانی اور عظیم الشان فرزند موعود نے وصیت کو ایک بین الاقوامی ذریعہ امن قرار دیکر

اس کی بنیادوں پر ایک زبردست اسلامی "نظام نو" کی تعمیر کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"درحقیقت ان الفاظ میں اس نظام کی طرف اشارہ ہے۔ جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ کہ ہر فرد بشر کے لئے کھانا مہیا کیا جائے۔ ہر فرد بشر کے لئے کپڑا مہیا کیا جائے۔ ہر فرد بشر کے لئے مکان مہیا کیا جائے۔ ہر فرد بشر کے لئے تعلیم اور علاج کا سامان مہیا کیا جائے۔ اور یہ کام ٹیکسوں سے نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح ہوسکتا ہے۔ کہ جائدادیں لی جائیں اور اس ضرورت پہ خرچ کی جائیں۔"

پھر فرماتے ہیں۔

"وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے۔ جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے۔ اسی طرح اس میں اُس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے۔ جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی باعزت روزی کا سامان مہیا کیا جائے گا۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائیگا۔ اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھریگا۔ کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی۔ جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس ذریعہ سے مدد کرے گا۔ اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائیگا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا۔ نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی۔ بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔"

نیز فرمایا۔

"پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو۔ اور وہ مبارک دن آجائے جب کہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ ہم خواہ سے تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردہ کہا جاتا تھا۔

جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا۔ اس میں سے وہ نور نکلا جس نے ساری دنیا کی تاریکیوں کو دور کردیا۔ جس نے ساری دنیا کی جہالت کو دور کردیا۔ جس نے ساری دنیا کے دکھوں اور دردوں کو دور کردیا۔ اور جس نے ہر امیر اور غریب کو۔ ہر چھوٹے اور بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمادی۔" (تقریر نظام نو)

(اخوند فیاض احمد قادیان)

بائیبل کے تراجم میں تحریف

یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ ہر زبان کے مخصوص الفاظ اور محاورات ہوتے ہیں۔ جن کا مفہوم اسی خاص ماحول میں رہنے والوں کو جہاں وہ زبان بولی جاتی ہے صحیح طور پر معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے بسا اوقات ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے بڑے بڑے عالم و فاضل غلطی کر جاتے ہیں اور بعض دفعہ قواعد صرف و نحو۔ لغت اور محاورات سے معمولی واقفیت رکھنے والا بھی ان غلطیوں کو محسوس کرسکتا ہے۔ لیکن ترجمہ کی صحت و عدم صحت پرکھنے کے لئے اصل تحریر کا جس کا ترجمہ کیا گیا ہو موجود ہونا ضروری ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم پیدائش $\frac{۲۱}{۱۴ تا ۲۱}$ کو لیتے ہیں جہاں حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو گھر سے نکالے جانیکا ذکر ہے۔ انگریزی ترجمہ میں جو عبرانی سے کیا گیا لکھا ہے۔ حضرت ہاجرہؑ کو روٹی اور پانی کی بوتل دی گئی۔ لیکن اصل عبرانی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ترجمہ کرنے والوں نے غلطی کی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ مغربی ممالک میں زمانہ موجودہ میں جبکہ یہ تراجم کئے گئے۔ پانی اور دیگر سیال چیزوں کو بالعموم بوتلوں میں بھرا جاتا ہے۔ اور مشکیزے یا چھاگل کا رواج نہیں پایا جاتا۔ لیکن مشرقی ممالک میں زمانہ قدیم میں اور آج کل بھی جن ممالک میں مغربی اثرات نہیں پہنچے پانی اور دیگر سیال اشیاء شہد دودھ گھی وغیرہ مشکیزوں اور چھاگلوں وغیرہ میں ڈالی جاتی ہیں۔ لیکن اس ماحول سے ناواقفیت کی وجہ سے مشکیزہ کو بوتل لکھ دیا گیا ہے۔ توریت کے تراجم میں اس قسم کی غلطی تو کسی حد تک معلوم ہوسکتی ہے۔ کیونکہ عبرانی میں توریت موجود ہے۔ لیکن اناجیل (عہد نامہ جدید) کے متعلق یہ ناممکن ہے کیونکہ اصل کتاب تحریر یا تقریر جو کچھ بھی عبرانی میں تھا۔ جواب جستجو ہستی سے مفقود ہے چونکہ تمام تراجم یونانی زبان کے نسخہ سے کئے گئے ہیں اس لئے ان کی صحت یا عدم صحت اور یسوع مسیح کے اقوال و نصائح کی اصلیت و حقیقت سے ہم بالکل اندھیرے میں ہیں۔ مگر انجیل کے ان تراجم کے ساتھ ساتھ اس دوسری "اصل" زبان یعنی یونانی کا موجود نہ ہونا معاملہ کو اور بھی مشکوک بنا دیتا ہے۔ پھر یہ اشتباہ اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ مغربی ممالک کی مختلف مشنری سوسائٹیوں نے بالعموم اپنے ملک کی زبان کے ترجموں سے محروسہ ممالک کی مختلف زبانوں میں ترجمے شائع کئے ہیں مثلاً سپینش۔ اٹالین۔ انگریزی فرانسیسی جرمن وغیرہ سے ہندوستان چین اور دیگر ایشیائی ملکوں کی زبانوں میں ترجمے ہوئے اور پھر ان ممالک کے مختلف صوبوں کی بولیوں میں ان ایشائی زبانوں کے ترجموں سے ترجمے ہو کر ایک زبان سے دوسری۔ دوسری سے تیسری اور تیسری سے چوتھی زبان میں ترجمہ ہوتے ہوتے ترجمہ کرنے والوں کی دانستہ یا نادانستہ غلطیوں کی وجہ سے مفہوم کچھ سے کچھ ہوگیا۔

کہا جاتا ہے۔ کہ پہلی جنگ عظیم میں جب پرنس آف ویلز فرانس گئے تو اس موقعہ پر امتحاناً ایک پیغام انگریزی فوج میں اس طریق پر بھیجا گیا کہ وہ گھومتے گھومتے پھر اس مقام پر واپس پہنچے جہاں سے روانہ ہوا تھا۔ پیغام کے الفاظ تھے۔ "پرنس آف ویلز پہنچ گئے"۔ مگر جاتے جاتے راستہ میں پیغام کی قطع و برید ہوتے ہوتے یہ الفاظ رہ گئے "پرنس پہنچ گئے" اس سے آگے پرنس میں بھی تبدیلی شروع ہوگئی اور پرنس کا پنس (انگریزی سکہ) بن گیا اور پیغام لوٹ کر بجائے "پرنس آف ویلز پہنچ گئے" "پنس پہنچ گئے" آیا یعنہٖ ان تراجم کی یہی حالت ہوئی۔

اس وقت ہم صرف مرقس کے اردو ترجمہ کو لیتے ہیں بہت سے چھوٹے چھوٹے تغیر و تبدل کو مثلاً فقرات کی ترتیب جس کا ایک الہامی کتاب کے ترجمہ میں قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اس میں تبدیلی نظر انداز کرتے ہوئے اس کی صرف تین آیات پیش کی جاتی ہیں۔

اول۔ مرقس باب اول کی دوسری آیت انگریزی زبان میں یوں ہے۔

As it is written in the prophets behold I send my messenger

اس کا ترجمہ برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لنڈن کی شائع کردہ اردو بائیبل مطبوعہ لنڈن ۱۸۸۷ء میں یوں کیا گیا "جیسا کہ نبیوں کی کتابوں میں لکھا ہے۔ دیکھو میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں"۔ لیکن برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لاہور (مطبوعہ امرت پریس لاہور باہتمام غلام قادر مسیحی) میں یہ الفاظ ہیں "جیسا کہ یسعیاہ نبی کی کتاب میں لکھا ہے"۔ اسی سوسائٹی کے ہیڈ آفس کی مطبوعہ اردو اور انگریزی انجیل میں کئی نبیوں اور کئی کتابوں کا ذکر ہے۔ کسی نبی کا نام بھی نہیں لیکن لاہور والی ایڈیشن میں ایک نبی یسعیاہ کا اور اس کی ایک کتاب کا ذکر ہے۔

دوئم اسی باب کی چوتھی آیت لاہور والی ایڈیشن میں یوں شروع ہوتی ہے۔ "یوحنا آیا اور" لیکن انگریزی میں اور ۱۸۸۷ء والی مذکورہ بالا اردو ایڈیشن میں یہ الفاظ ہی موجود نہیں۔

سوئم۔ حضرت مسیح پر جب اُس کے شاگردوں کے بن دھوئے ہاتھوں سے کھانا کھانے کے متعلق فریسیوں اور فقیہوں نے اعتراض کیا تو انہوں نے ان کے ایسے واہیات اعتراضات کی تردید کرتے ہوئے کہا "کوئی چیز باہر سے آدمی میں داخل ہو کر اُسے ناپاک نہیں کرسکتی مگر جو چیزیں آدمی سے نکلتی ہیں وُہی آدمی کو ناپاک کرتی ہیں" باب ۷ آیت ۱۵ و ۱۶۔ گھر میں جا کر جب شاگردوں نے اس تمثیل کے معنے پوچھے تو کہا "کیا تم بھی ایسے بے سمجھ ہو۔ کیا تم نہیں سمجھتے کہ کوئی چیز جو باہر سے آدمی کے اندر جاتی ہے۔ اُسے ناپاک نہیں کرسکتی" آیت ۱۸

اب اس سے آگے آیت ۱۹ کے انگریزی انجیل میں یہ الفاظ ہیں۔ (اردو ترجمہ بعد میں دیا جائیگا)۔

Because it entereth not into his heart but into the belly, and goeth out into draught, purging all meats.

مذکورہ بالا لنڈن ایڈیشن میں اردو الفاظ ہیں۔ "اس لئے کہ وہ اس کے دل میں نہیں بلکہ پیٹ میں جاتی ہے۔ اور پائخانہ میں نکلتی ہے۔ یوں سب کھانے کی نجاست چھٹ جاتی ہے۔"

لیکن لاہور والی اردو ایڈیشن کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔ "اس لئے کہ وہ اس کے دل میں نہیں بلکہ پیٹ میں جاتی ہے۔ اور مزبلہ میں نکل جاتی ہے؟ یہ کہہ کر اس نے تمام کھانے کی چیزوں کو پاک ٹھیرایا۔"

خط کشیدہ الفاظ سے بین طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ کھانے پینے کے معاملات میں مغربی ممالک کی آزادانہ زندگی کی تائید کی خاطر کسی دلیری اور جرأت سے صریح اور صاف مفہوم کے خلاف ہندوستانی پادریوں نے الفاظ کو توڑا مروڑا ہے۔

ہمارے سلسلہ کے علماء اور مبلغین دیگر پہلوؤں کے علاوہ اگر ترجمہ کے پہلو پر بھی غور فرمائیں اور انگریزی یا دیگر مغربی زبانوں کی انجیلوں کو اُن کے تراجم سے مقابلہ کر کے دیکھیں تو کثرت سے اس قسم کی تحریف کی مثالیں مل سکتی ہیں۔

خاکسار رفیع کریم (بی۔ اے۔ ایل ایل بی)

تحریک جدید دفتر اول و دفتر دوم

فرمایا (۱) تحریک جدید کے گذشتہ سالوں کے حالات اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ بالعموم مئی کے آخر تک ۶۰-۶۵ بلکہ ستر فیصدی تک رقوم وصول ہو جایا کرتی تھیں۔ لیکن اس دفعہ بجائے ۶۰-۶۵ یا ۷۰ فی صدی کے بمشکل ۴۱ فی صدی چندہ اس وقت تک ادا ہوا ہے۔ حالانکہ چھ ماہ گذر چکے ہیں۔ اور زیادہ تر چھ مہینوں میں وہی رقمیں آیا کرتی ہیں جس کی وجہ یہ ہے"

(۲) کہ "چندہ دینے والے وہی ہوتے ہیں جن کے اندر اخلاص زیادہ ہوتا ہے۔ اور جن کے اندر اخلاص زیادہ ہوتا ہے۔ وہی زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ اور جو قربانی زیادہ کرتے ہیں وہی وقت پر اپنے فرائض کو ادا کیا کرتے ہیں۔ تو پہلے چھ مہینوں میں چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد زیادہ ہوا کرتی تھی۔ کیونکہ ہماری جماعت میں سابق رہنے والوں کی خواہش کرنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اسی طرح پہلے چھ مہینوں میں ادا شدہ رقوم بھی زیادہ ہوتی تھیں۔ اس لئے کہ وہ لوگ جن کے اندر اخلاص ہوتا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ رقوم قلیل سے قلیل عرصہ میں ادا کرنے کے عادی ہوتے ہیں"۔

ان مخلصین کا شکریہ ہے۔ جو اپنا وعدہ پورا کر چکے۔ اور ان سے عرض ہے۔ جو اب تک ادا نہیں کر سکے۔ انہیں حضور کا یہ ارشاد پڑھ کر فوری توجہ کرنا چاہیئے۔

(۳) "اب جبکہ عملی تبلیغ کا دروازہ کھل رہا ہے اور جبکہ کچھ مبلغ بیرون ہند میں جا بھی چکے ہیں۔ اور دوسرے پاسپورٹ لینے والے ہیں۔ اور جلد ہی غیر ممالک میں چلے جائینگے اور اس طرح تبلیغی بار اور بوجھ پہلے سے کئی گنا زیادہ ہو جائیگا"۔

(۴) "ہماری جماعت کو چاہئے اس کے کہ ۶۰-۶۵ فی صدی کو ۷۰-۸۰ فی صدی بنا دیتی اس سال ابھی تک صرف ۴۰ فی صدی رقوم ادا کی ہیں"۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ امید ہے کہ "کوئی مومن مردود ہونا پسند نہیں کرتا مومن ایک ہی بات جانتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان ومال خرچ کر کے اس دنیا سے گذر جائے"۔ پس آپ اپنے دفتر اول یا دوم کے تحریک جدید کے وعدوں کو دیکھیں کہ کیا ادا ہو چکے۔ اگر نہیں۔ تو حضور کا اوپر کا فقرہ پھر پڑھیں۔ اور یہ کوشش کریں کہ ۳۰ جون سے قبل اپنا وعدہ مرکزہ میں داخل کر دیں۔ تا آپ کا نام اس خطبہ کی تعمیل کرنے والوں کی پہلی فہرست میں آجائے۔

ترجمۃ القرآن

ترجمۃ القرآن کے وعدوں کی نسبت بھی آپ اپنے حساب کا جائزہ لیں۔ اگر آپ نے اس وقت تک کچھ بھی ادا نہیں کیا۔ تو آپ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنے وعدے کو جلد سے جلد پورا کرلیں۔ کیونکہ وقت بہت کم رہ گیا۔ ایسا نہ ہو۔ کہ یہ قلیل وقت بھی گذر جائے۔ اور آپ اس عظیم الشان ثواب سے محروم رہ جائیں۔ آپ کو حضور کے ارشاد کی تعمیل کرنے والوں کی دوسری فہرست جو ۳۱ جولائی کو حضور کے پیش ہونے والی ہے۔ اس میں نہیں۔ بلکہ آپ کا نام پہلی فہرست میں جو ۳۰ جون کو پیش ہونے والی ہے۔ لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

غربا یتامیٰ اور بیوگان کی امداد غلہ کا فنڈ

آپکو یہ معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ غرباء کے لئے غلہ کا انتظام فرمایا کرتے ہیں۔ اس سال کے لئے بھی اعلان شائع ہو رہا ہے۔ احباب سے مطالبہ یہ ہے۔ کہ ہر خاندان اپنے گھر کے سالانہ خرچ کا چالیسواں حصہ غرباء کے لئے دے۔ یعنی جس کے گھر میں ایک سال میں چالیس من گندم خرچ ہوتی ہے۔ وہ ایک من گندم یا اس کی قیمت آٹھ روپیہ پانچ آنہ کے حساب سے دیدیں۔ مگر وہ جن کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ وسعت دی ہے۔ اور وہ صاحب توفیق ہیں۔ وہ اپنی توفیق کے مطابق زیادہ رقم دیں۔ تیسرے وہ احباب جو زمیندار ہیں۔ ان کے لئے یہ کہ وہ اپنی گندم کی پیداوار پر ۱/۱۰۰ حصہ دیں۔ یعنی جس زمیندار کے گھر خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ہزار من گندم پیدا ہوتی ہے۔ وہ دس من گندم دے۔ یا اس کی قیمت ۸/۵ فی من دیدے۔ چونکہ غرباء میں گندم تقسیم کرنے کے لئے خریدی جا رہی ہے۔ روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے غلہ کا روپیہ جلد سے جلد آنا ضروری ہے۔ اور فارم جو جماعتوں میں ارسال کیا گیا ہے۔ اس کی تکمیل کر کے فارم کے ساتھ ہی حتی الوسع روپیہ بھی بھیج دیا جائے۔ تو سب سے اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وصیت کا مسئلہ ایسا ہے۔ جو خاص الہام کے ماتحت قائم کیا گیا ہے۔ اور وصیت کا مسئلہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ایک عملی ثبوت ہے۔"

پس جس احمدی نے بیعت کے وقت زبان سے یہ اقرار کیا ہے۔ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس کا عملی ثبوت نظام وصیت میں شامل ہونے کے ساتھ دے۔ صرف زبانی اقرار کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"یہ مت خیال کرو۔ کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کوئی چیز نہیں۔ جبتک کہ دل کی عزیمت کے ساتھ اس پر پورا عمل نہ ہو۔" (کشتی نوح)

پس احباب کرام سے جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی۔ گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً اس نہایت ہی اہم امر کی طرف توجہ فرماویں۔ اور وصیت کر دیں۔

قائدین اور زعماء ہفتہ وصیت میں پوری پوری کوشش اور سعی سے کام لیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ وصیتیں کرانے کی سعی کریں۔ اور اپنی کارگذاری کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔ (بشارت الرحمٰن مہتمم ایثار و استقلال مجلس مرکزیہ خدام الاحمدیہ)

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۸۴۵۷۔ منکہ غلام احمد ولد حضرت مولوی محمد بخش صاحب علیہ الرحمت قوم جویا پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن مظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرا ایک مکان خام جو کہ ۹ مرلہ کے رقبہ میں ہے۔ قیمتی -/۷۰۰ روپے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ (۲) میں وکیسی نیٹر ہوں۔ مبلغ -/۶۴ روپے ماہوار بمع قحط الاؤنس تنخواہ لیتا ہوں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد غلام احمد وکیسی نیٹر مظفرگڑھ۔ گواہ شد ناصر علی ایچ وی سی مظفرگڑھ۔ گواہ شد علی حیدر سب انسپکٹر پولیس مظفرگڑھ

۸۴۳۴۔ منکہ آمنہ بیگم بنت سراج الدین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۵/۷/۱۹۱۴ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ گلوبند طلائی تین تولہ ایک جوڑی کڑوں کی تقریباً ۷ تولہ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد آمنہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد بابو سراج الدین موصی والد موصیہ۔ گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا بقلم خود۔

۸۴۳۸۔ منکہ امۃ الحفیظ بنت چودھری حاکم دین قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت بیس روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں جو کہ میں ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائیداد میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نوٹ۔ بیس روپے تنخواہ اور ساڑھے آٹھ روپے قحط الاؤنس ہے۔ یہ کل ساڑھے اٹھائیس روپے ماہوار ملتے ہیں۔ الامۃ امۃ الحفیظ۔ گواہ شد حاکم دین گواہ شد محمد دین۔

۸۴۶۹۔ منکہ محمد شریف ولد میاں فتح دین صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن چک ۸ ڈاکخانہ پتوکی (لاہور ضلع) صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد شریف بقلم خود سب انسپکٹر پولیس تھانہ صدر سیالکوٹ۔ گواہ شد شیخ عبدالغنی آنریری انسپکٹر وصایا نوشہرہ ککے زئیاں۔ گواہ شد سید محمد حسین آنریری انسپکٹر وصایا آفس قانونگو سیالکوٹ۔

۸۴۷۱۔ منکہ مبارکہ بیگم زوجہ چودھری محمود احمد قوم جٹ باجوہ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۵/۲-۲ ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ -/۱۵۰۰ روپے جو بذمہ میرے خاوند واجب الادا ہے انگوٹھیاں طلائی وزنی ۶ ماشہ قیمتی مبلغ -/۳۵ روپیہ کی سونا وزنی ۷ تولہ ہے۔ جس کی موجودہ قیمت مبلغ -/۹۰۴ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے جیب خرچ مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں گی۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائیداد اس کے علاوہ ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ مبارکہ بیگم اہلیہ چودھری محمود احمد صاحب باجوہ۔ گواہ شد چودھری غلام سرور والد موصیہ۔ گواہ شد چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

۸۴۵۹۔ منکہ فیروز دین ولد امام دین قوم شیخ پیشہ گلٹ ساز عمر ۵۸ سال مصری شاہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جو مشینوں کی صورت میں ہے۔ قیمتی -/۳۰۰۰ میری دوکان مال روڈ پر ۶۳ لاہور میں ہے۔ وہ ایک شخص کے ساتھ مشترک ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ -/۵ روپے یومیہ اور -/۵۰ ماہوار دوکان سے آمد ہے۔ اپنی آمد کے بھی ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد فیروز الدین۔ برمکان حکیم محمد عمر صاحب دارالرحمت قادیان گواہ شد علی محمد صحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد حکیم محمد عمر۔

۸۴۶۰۔ منکہ فضل دین ولد فوجدار خان صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ ڈکاندار عمر ستر سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن قادیان دارالعلوم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا ایک مکان خام واقع تلکا ماچھیاں ہے۔ جس کی قیمت اندازاً -/۲۰۰ روپے ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور قادیان میں ایک قطعہ زمین ۹ مرلے ۱/۲ اسامی -/۱۱۰ روپے میں خریدا ہوا ہے۔ وہ میں اپنے لڑکے کو دے چکا ہوں۔ وہ وصیت سے خارج ہے۔ پانچ روپے جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد فضل دین موصی دارالعلوم گواہ شد محمد شریف پسر موصی۔ گواہ شد محمد اللہ داد دارالعلوم۔ گواہ شد علی محمد صحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔

وصیت:۔ مولوی محمد عنایت اللہ صاحب تاجر قادیان اپنی وصیت میں لکھتے ہیں۔ خدانخواستہ میرے فوت ہونے کے بعد میرے اہل و عیال ہوں۔ تو وہ بقیہ ترکہ کے وارث ہوں گے۔ جو کہ میں نے وصیت فارم دفتر بہشتی مقبرہ میں پر کرکے ارسال کر دی ہے۔ اس وقت میرا کوئی جائز وارث نہیں۔ یہ تمام جائیداد میری اپنی پیدا کردہ ہے (۲) میں نے دو دکانیں کرایہ پر دے رکھی ہیں۔ ایک دکان حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی معرفت شیخ محمد اکرام صاحب سے مبلغ آٹھ روپے ماہوار پیشگی پر لی ہوئی ہے۔

دوسری دوکان عبداللہ صاحب عرف عبدل کشمیری قادیان کی۔ پہلے میں نے رہن با قبضہ لی تھی۔ یہ دوکان مالک مذکور نے چھڑا کر مجھے کرایہ -/۱۵ روپے ماہوار پر دے دی ہے۔ اور مالک مذکور نے مبلغ -/۱۸۰ روپے پیشگی ایک سال کی رقم وصول کرلی ہے۔ بعد از وضع کرایہ جس قدر ہو۔ منہا کر کے میری جائیداد میں شمار کیا جاوے۔ اور مبلغ -/۲۵۰ روپے میرے ترکہ سے رشید احمد صاحب اظہر محلہ دارالرحمت کو دیئے جائیں۔ بقیہ تمام ترکہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد محمد عنایت اللہ ۲۷/۵ گواہ شد محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان۔ گواہ شد محمد احمد مالک حمیدیہ فارمیسی قادیان۔

شاکن
ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثراتِ بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو
شاکن
استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ۱۲/ پچاس قرص ۶/
ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

گجراتی تبلیغی ٹریکٹ

خاکسار نے گجراتی زبان میں ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جو گجراتی دان۔ ہندو، پارسی، خوجہ، میمن، بوہرے وغیرہ اقوام کے لئے انشاء اللہ مفید ہوگا۔ جو دوست اپنے علاقہ کے گجراتی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں وہ خاکسار سے مفت منگوالیں۔

خاکسار
عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

نسوانی گولیاں

عورتوں کی مخصوص تکالیف۔ بے قاعدگی کی زیادتی۔ کمزوری۔ دردکمر و دیگر امراض مخصوصہ کے لئے اکسیر ہیں۔ مکمل کورس 8/ علاوہ محصولڈاک
حمیدیہ فارمیسی قادیان

ARA 157

بلیک مارکٹ
کو مٹا کر
اپنی بچت میں اضافہ کیجئے

کنٹرول کے نافذ ہونے سے نفع خوروں کی چالبازیوں کا بہت حد تک تدارک ہو چکا ہے۔ اسی طرح لوگوں کا یہ عزم بھی کہ زیادہ دام نہیں دیں گے بہت کارگر ثابت ہوا۔ ان دونوں رُکاوٹوں کی موجودگی میں نفع خور کے لئے صرف دو راستے رہ جاتے ہیں وہ یا تو کاروبار سے ہاتھ دھولے گا (یا جیل جاکر اپنی آزادی سے)۔ ورنہ مناسب نفع پہ اکتفا کرے گا۔ اس مُفید کام کو جاری رکھئے۔ کپڑوں، پیتل کے برتنوں اور جُوتوں پر قیمت کی مُہر لگی ہوتی ہے۔ دواؤں اور بعض دُوسری ضروری اشیا کی قیمتیں علیحدہ شائع کر دی گئی ہیں۔ خریدنے سے پہلے قیمتوں کو دیکھ لیجئے۔ ہر بیوپاری کو اِن کی نقل نمایاں جگہ لگانی لازم ہے۔ ہر نقد سودے پر داموں کی رسید لیجئے۔ اگر قیمت بہت زیادہ ہو تو بلاپس و پیش پولیس میں رپورٹ کیجئے۔ اِن سماجی دشمنوں کے ساتھ رعایت نہ برتیے۔

نفع خوروں کے خلاف اِس جدوجہد میں شامل ہو کر آپ خود قیمتیں گھٹا سکتے ہیں۔ بلیک مارکیٹ کے مٹنے سے آپ کی بچت میں اضافہ ہوگا۔

بلیک مارکیٹ سے
ہرگز نہ خریدئیے
اس طرح بلیک مارکیٹ کا خاتمہ ہو جائیگا

حکومت ہند کے محکمۂ انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ نے شائع کیا

حبِ اٹھرا (رجسٹرڈ)
اٹھرا کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کے مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جنکے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپکا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین، خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اب دوا کے استعمال کرنے میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲/ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر بارہ روپے
حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

این۔ ڈبلیو۔ آر سروس کمیشن لاہور

اس اعلان کے سلسلہ میں جس میں مکینکل ورکشاپ ڈویژن مغلپورہ ملحقہ ورکشاپ کا لکا، کراچی اور حیدرآباد سندھ میں شاپ کلرکوں اور ٹائمپسٹوں کی عارضی آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ۶ جون ۴۵ء تک درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ اب یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ درخواستیں لینے کی تاریخ ۲۵ جون تک بڑھا دی گئی ہے۔ امیدواروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب ذیل عارضی اسامیاں خالی ہیں

(۱) شاپ کلرک	فوری آسامیاں	ویٹنگ لسٹ	شاپ کلرک	فوری آسامیاں	ویٹنگ لسٹ
ا مسلمان	۴۸	۳۰	(ب) سکھ، پارسی اور انڈین کرسچین	۷	۵
ج اچھوت	۲	۲	(د) غیر مخصوص	۲۲/۸۰	۱۳/۵۰

(۲) ٹائمپسٹ (مغلپورہ۔ کراچی۔ حیدرآباد سندھ کے لئے)

ا مسلمان	۳	۵	(ب) سکھ پارسی انڈین کرسچین	۰	۱
ج اچھوت	۱	۱	(د) غیر مخصوص	۱/۵	۴/۱۰

تنخواہ ۴۰/ روپیہ ماہوار دورانِ جنگ کے دوران تک ۳۰۔ ۲ ۱/۲۔ ۵۰۔ ۲۔ ۸۰ روپیہ علاوہ مہنگائی الاؤنس رولز کے ماتحت۔ اس کے علاوہ خوراک کا سامان رعائتی قیمتوں پر۔

قابلیت۔ کسی مستند یونیورسٹی کا میٹریکولیشن دسیکنڈ ڈویژن اگر تاریخ ڈویژن کے حساب سے ہوں۔) جونیئر کیمبرج یا اس کے مدمقابل ٹائپسٹ کی اسامی کے لئے ضروری ہوگا کہ کم از کم ۳۰ الفاظ فی منٹ سسٹم سے کر سکتا ہو۔

عمر۔ ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان گریجوایٹ کے لئے ۲۴ سال اچھوت کے لئے ۳۰ سال کی عمر اور بڑھا دی گئی ہے۔ ۱۸ سال سے کم اور ۲۵ سال سے زیادہ اور تھرڈ ڈویژن کے امیدوار بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ لیکن کمیشن مذکور کو اختیار ہوگا۔ کہ انہیں رکھیں یا نہ۔ ایکس ملٹری آدمیوں کے لئے عمر ۴۰ سال تک

پوری تفصیلات کے لئے ٹکٹ اور پتہ والا لفافہ لکھ کر سیکرٹری سے دریافت کر سکتے ہیں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۱۳ر جون۔ ہزایکسیلنسی وائسرائے ہند کل سات بج کر ۴۵ منٹ شام کو ایک تقریر براڈکاسٹ کرینگے۔ جس میں بتائینگے۔ کہ ہندوستان کی سیاسی گتھی کے سلجھانے کے لئے وہ لنڈن سے کیا تجاویز لائے ہیں۔

لنڈن ۱۲ر جون۔ شمالی بورنیو میں جاپانیوں کے مقابلہ کا زور بڑھتا جارہا ہے۔ کناروں سے جاپانیوں نے فوج کے بڑے حصہ کو پیچھے ہٹا لیا ہے۔ اور آسٹریلین فوج کناروں سے جاپانیوں کا صفایا کررہی ہے۔ کل امریکن کمانڈر نے اوکیناوا میں جاپانیوں کو ہتھیار ڈالنے کے لئے کہا تھا۔ اس کا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

واشنگٹن ۱۳ر جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکی جہازوں نے جنگی جہازوں سے اڑ کر کیوشو پر حملہ کیا اور چار مال لیجانے والے جہاز بھی ڈبو دیئے۔

لنڈن ۱۳ر جون۔ روس برطانیہ اور امریکہ نے پولینڈ کی گتھی کو سلجھانے کے لئے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ اگلے جمعہ کو پولش لیڈروں کو ماسکو بلایا گیا۔ ان سے نئی گورنمنٹ بنانے کے متعلق گفتگو کی جائے گی۔

لنڈن ۱۳ر جون۔ سپریم اتحادی ہیڈکوارٹر سے میجر جنرل ہنری سیلز نے بتایا ہے۔ کہ امریکن فوجوں نے یورپ کی جنگ میں گیارہ مہینوں میں ۴ کروڑ ۸ لاکھ توپوں کے گولوں کے علاوہ ۴ کھرب چھوٹی گولیاں چلائیں۔ افسر مذکور نے مزید بتایا ہے۔ کہ ان گولیوں کے علاوہ ۵ لاکھ دستی بم بھی پھینکے گئے۔

نیویارک ۱۳ر جون۔ پریگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہٹلر کے ڈپٹی مارٹن بورمن کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ اس خبر کی ابھی تک تصدیق نہیں ہوسکی۔ اس کے خلاف عدالت میں باقاعدہ مقدمہ چلایا جائیگا۔ ہیس کے انگلستان میں فرار ہونے کے بعد وہ نازی پارٹی کے ڈپٹی کی حیثیت میں اس کا جانشین مقرر ہوا تھا۔ اس شخص کو نازی حلقوں میں بھاری اثر ورسوخ حاصل تھا۔

پیرس ۱۳ر جون۔ مارشل پیٹان نے سپریم کورٹ کے ججوں کے سوال کے جواب میں کہا۔ کہ میں نے جرمنی سے عارضی صلح کی درخواست کی تھی۔ کیونکہ یہی ایک طریقہ تھا۔ جس سے فرانس کی ہستی کو برقرار رکھا جاسکتا تھا۔ مجھے برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر چرچل نے ۱۰ر جون ۱۹۴۰ء کو ٹورس کے نزدیک یقین دلایا تھا۔ کہ برطانیہ اپنے اتحادی فرانس کا ساتھ نہیں چھوڑے گا۔ خواہ وہ جرمنی سے صلح کی درخواست کردے۔ میں نے جرمنی سے عارضی صلح کی درخواست کی تھی مستقل امن کی نہیں۔ میں نے عارضی صلح کا اعلان کرکے فرانس کو بچالیا۔ اور اس طریقہ سے لاکھوں اشخاص کو قیدی بننے سے روکدیا۔ صرف یہی نہیں۔ میں نے فرانس کی گورنمنٹ اور اتھارٹی کو بچایا۔ اور اس طریقہ سے فرانس کی حفاظت کی۔

لنڈن ۱۳ر جون۔ ٹوکیو ریڈیو کے کل کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ امریکن اڑن قلعوں نے جاپان کے جنوب میں کمارشی کے جزیرہ پر سخت بمباری کی۔ مزید بتایا گیا ہے۔ کہ بمباروں نے کانویا کے رقبہ میں سستما کے جزیرہ پر اور ہے از کی کے سکیٹر میں بھی بمباری کی۔ اس جگہ جاپانیوں کے فروکشی کرنے والے جہازوں کا اہم اڈہ ہے۔

قاہرہ ۱۳ر جون۔ مصر کے وزیراعظم نقراشی پاشا نے آج مصری پارلیمنٹ میں مارشل لا کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مصری گورنمنٹ مارشل لا میں ترمیم کرکے لوگوں کو جلسے منعقد کرنے کا حق دینے والی ہے۔ لیکن فوج اور سپلائی کے متعلق سنسرشپ بدستور جاری رہے گا۔

نیویارک ۱۳ر جون۔ جاپانی ریڈیو نے خبر دی ہے۔ کہ جاپانی پارلیمنٹ کے لوئر ہاؤس نے معمولی ترمیم کے ساتھ گورنمنٹ کے حق میں دست بردار ہونے کے متعلق بل کو متفقہ رائے سے پاس کردیا۔ شاہ جاپان نے شاہی اعلان کے ذریعہ وزیراعظم ایڈمیرل سوزوکی کو عرصہ جنگ کے لئے جاپان کا ڈکٹیٹر مقرر کردیا ہے۔ جاپانی نیوز ایجنسی کی طرف سے اخبارات کے ایڈیٹروں کے نام ایک خفیہ ہدایت جاری کی گئی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ بمباری سے ایجنسی کا پلانٹ تباہ ہوگیا۔ اس کے نتیجہ کے طور پر خبر رسانی میں ایجنسی کو سخت مشکل پیش آرہی ہے۔

واشنگٹن ۱۳ر جون۔ کانگرس کے ایک ممبر مسٹر رمولاؤ نے ساری نوآبادیوں کی آزادی کی تحریک شروع کی ہے۔ اس سلسلہ میں اسے روزانہ ۵۰۰ تار موصول ہورہے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ امریکہ کے عوام آزادی سے کس قدر دلچسپی رکھتے ہیں۔

بیروت ۱۳ر جون۔ سر ایڈورڈ گرگ برطانوی ریذیڈنٹ مشرق وسطی نے ایک پریس کانفرنس میں تجویز پیش کی۔ کہ فرانسیسی اور برطانوی فوجیں شام ولبنان کی ریاستوں سے ایک ساتھ پیچھے ہٹ جائیں۔ آپ نے کہا۔ کہ شام اور لبنان مشرق بعید کی لڑائی کے لئے کوئی اہم ذرائع رسل ورسائل نہیں ہیں۔ لیکن اگر ہم نے وہاں خونریزی کو روکنے کے لئے دخل اندازی نہ کی ہوتی۔ تو شام میں بہت زبردست لڑائی ہوتی۔ اور سارے مشرق وسطی میں سخت بے چینی اور گڑبڑ ہوجاتی۔

سان سلویڈر ۱۳ر جون۔ سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے خلاف سازش کرنے والے ایک گروہ نے نیشنل پولیس بارکوں پر بمباری کرنے کے لئے ایک ہوائی جہاز استعمال کیا۔ اور مشین گن سے بھی گولیاں برسائیں۔ گورنمنٹ کی طیارہ شکن توپوں نے اس ہوائی جہاز کو گرالیا۔ اور گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ سازش کو ختم کردیا گیا ہے۔ سرکاری بلٹین میں یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ بعض فوجیوں نے انقلاب پسندوں کے ساتھ مل کر حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی۔ بمباری کرنے والے طیارے میں جتنے ہواباز تھے۔ سب ہلاک ہوگئے۔

نئی دہلی ۱۲ر جون۔ ریلوے سپیشل مجسٹریٹ نے دہلی ریلوے سٹیشن پر ۲۵۰ مسافروں کے خلاف ریلوے ڈبوں کے باہر لٹک کر یا بغیر ٹکٹ سفر کرنے کے الزام میں مقدمات کی سماعت کی۔ اور دو روپیہ سے لیکر ۲۰ روپیہ تک جرمانہ اور دو دن سے لیکر بیس دن تک کی قید کی سزائیں دیں۔

لاہور ۱۳ر جون۔ سونا -/۷۸ چاندی -/۱۳۴ پونڈ -/۵۲/۴ روپے

امرتسر ۱۳ر جون۔ سونا -/۸/-/۸۰ روپے چاندی -/۱۳۴ پونڈ -/۵۲/۴

اوکاڑہ ۱۳ر جون۔ گندم -/۸/-/۸ روپے فارم -/۱۰/-/۸ روپے چنے -/۵/-/۷ روپے۔

کیپ ٹاؤن ۱۳ر جون۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ جاپان کے خلاف جنگ میں استعمال کرنے کے لئے چلتی پھرتی بندرگاہیں جنوبی افریقہ میں تعمیر کی جارہی ہیں۔ اس قسم کی پہلی پندرہ تین ماہ کے عرصہ میں تیار ہوکر منزل مقصود کی طرف روانہ بھی ہوچکی ہیں۔ خالص جنوبی افریقہ کے سامان سے تیار کی گئی ہیں۔

واشنگٹن ۱۳ر جون۔ صدر ٹرومین کے خاص نمائندہ مسٹر ہنری ہاپکنس واپس پہنچ گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آپ تین بڑے اتحادی لیڈروں کی کانفرنس منعقد کرنے کے سلسلہ میں قطعی تجاویز لے کر آرہے ہیں۔ اور مارشل سٹالن نے ان تجاویز کی ذاتی طور پر تصدیق کردی ہے۔

لنڈن ۱۳ر جون۔ امریکن فوجوں کے مقبوضہ جرمن علاقہ میں جرمنوں سے برادرانہ اور دوستانہ تعلقات قائم نہ کرنے کا جو حکم جاری کیا گیا تھا۔ اس کے ایک حصہ کو جنرل آئزن ہاور نے نرم کردیا ہے۔ اب جرمن بچوں کے معاملہ میں اس حکم پر عمل نہ کیا جائیگا۔

لنڈن ۱۳ر جون۔ رائٹر کا خاص نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ آمدہ اطلاعات کے مطابق ایک برطانوی دستہ کو اس تصادم کی تحقیقات کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ جو اتوار کو الیپو کے قریب ایک شہر میں فرانسیسی فوجوں اور شامیوں میں ہوا تھا۔ اس تصادم میں ۳۰ اشخاص ہلاک وزخمی ہوئے۔ ان میں کچھ عورتیں اور ۵ بچے بھی شامل ہیں۔ شامیوں نے فرانس کے ایک امدادی دستہ پر حملہ کردیا۔ جس کے بعد اتوار کی ساری رات کہیں کہیں گولیاں چلتی رہیں۔ پیر کے دن بھی گولیاں چلیں۔ ہومس اور ہاما کے علاقہ میں بھی معمولی حادثے ہوئے۔ جن میں دو فرانسیسی زخمی ہوئے۔ برطانوی دستہ صورت حالات پر کنٹرول پانے کی پوری کوشش کررہا ہے۔

پیرس ۱۳ر جون۔ فرانس کی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنرل فرینکو نے ایم لاوال کو پیشکش کی ہے۔ کہ انہیں جرمنی میں اتحادی فوجی حکام کے حوالہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ ایم لاوال نے دونوں میں سے ایک بات کو منتخب کرنا ہے۔ اور وہ اس پر غور وخوض کررہے ہیں۔

فرینکفورٹ ۱۳ر جون۔ پرسوں اتحادی ہیڈکوارٹر میں مارشل زوکاف کے اعزاز میں ایک پارٹی دی گئی۔ جنرل آئزن ہاور نے مارشل زوکاف کو مخاطب کرتے ہوئے تقریر کی جس میں کہا۔ کہ اتحادی امن چاہتے ہیں۔ اور اگر انہیں اس کے لئے